60th Kerala School Kalolsavam, Nov 28 - Dec 1, 2019 _ Kasaragod

Item Code: 647 **Participant Code:** 9

بیٹی کی محبّت کی انتہا

ایک گاؤں میں ایک لڑکی رہتی تھی۔ اُس لڑکی کا نام عالیہ
تھا۔ عالیہ کے ابّو اس کے جنم لینے سے پہلے ہی ایک
قدرتی آفات میں مارے گئے تھے۔ عالیہ کی ماں نے اُسے
اکیلے ہی کپڑے سل کر پال تھا۔ اس کے گھر میں
صرف عالیہ اور اس کی ماں رہتی تھی۔ عالیہ بہت ہی
اچھی لڑکی تھی۔ وہ اپنے ماں کے بنا بل کل بھی نہیں
رہ سکتی تھی۔ عالیہ اندر سے اور دل سے بہت
اچھی تھی۔ اس کبھی کسی کا برا نہیں چاہا۔ عالیہ کی
ماں نے اُسے بہت مُشکل سے پال تھا۔ اس کی
ماں کو ہر مہینا تنخوا نہیں ملتا تھا۔ وہ بہت
غریب تھی۔ فر بھی اس کی ماں نے اسے بہت
اچھے سے پال۔ وہ جس گاؤں میں رہتی تھی،
اُس گاؤں میں لڑکی کے پیدا ہونے کے باد ہی
مار ڈال جاتا ہے، فر بھی اس کی ماں نے
اُسے چھپ چھپ کر پال۔ اب عالیہ بیس سال
کی ہو چکی ہے۔ اور اس کی ماں تھورا بوڑھی
بھی ہو چکی تھی۔ عالیہ بہت اچھی تھی۔ اس کی ماں

(**Note:** Graded articles may be published in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

نے بہت اچھی تربیت دی تھی - عالیہ بہت
خوش نصیب تھی کی اُسے اتنی پیاری ماں ملی -
عالیہ اپنی ماں سے بے انتہا محبّت کرتی تھی -
اس کبھی بھی سوچا بھی نہیں تھا ماں سے الگ
ہونے کے بارے میں - پر ماں کو بہت ڈر
لگتا تھا جب وہ عالیہ کی شادی کے بارے میں
سوچتی تھی - کیوں کی وہ ایک دم اکیلی ہو جائے
گی اور اس کی غریبی کے کارن اس کی شادی
نہیں ہو سکتی تھی - اس کی غریبی اتنی بڑھ گئی
تھی کی اسے تین دن میں ایک بار کھانا نصیب
ہوتا تھا - وہ اپنی بیٹی کو الگ نہیں کرنا چاہتی
مگر محلّے والے بہت کچھ پیٹھ سے بناکر بولتے
تھے - جب ماں عالیہ سے اس کی شادی کے بارے
میں پوچھتی تھی، عالیہ کو رونا آجاتا تھا - اور پھر
دونوں ساتھ مے روتے رہتے - اس کی ماں بلکل
بچے کے جیسی تھی - چھوٹی بات پر رونا ہنسنا
اور جلدی ڈر جانا یہ سب اس کی ماں میں
سما چکا تھا - اس کی بیٹی عالیہ ہی ہے جو اُسے
اچھے سے سمجھتا تھا - جب اس کی ماں روتی تھی

تو اسے جب گھراتی اور جب ڈر جاتی تو
اسے ہنساتی۔ ان دنوں میں عالیہ کی ماں جلدی
جلدی بیمار بھی پڑ جاتی تھی۔ اس لئے ہر دن
عالیہ ہی انہیں کھانا بنا کر کھلاتی۔ اس کی ماں
کی آدت بل کل بچے کے جیسا ہو گیا تھا۔ پھر
اللہ عالیہ کو کوئی فرق نہیں پڑھتا کیوں کی وہ
سوچتی ہے کی ایک دن اس کی ماں نے بھی
اسے ایسے ہی پال تھا۔ وہ بھی اکیلے۔
ایک دن عالیہ اپنی ماں کے
لئے دوا خریدنے باہر گئی تھی۔ ایک لڑکے
کی نظر عالیہ پر لگی۔ اس لڑکے کو عالیہ
بہت خوبصورت لگی۔ وہ لڑکا جب تک
اس کی اور گیا وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔
ایسے ہی کئی دن تک وہ لڑکا عالیہ پر
نظر رکھتا رہا۔ اور ایک دن وہ لڑکا اپنے
گھر والوں کے ساتھ عالیہ کے گھر پہوچ گیا۔
عالیہ نے پوچھا، کون ہو؟ تبھی اس کی ماں نے
کہا پہلے اندر تو بلاؤ۔ اس نے ان لوگ کو
اندر گھوس نے دیا۔ اور اس لڑکے کی ماں نے

سیدھا یہی سوال پوچھا کی تم میرے بیٹے کو
پسند کرتی ہو؟ یہ بات سن کر وہ بہت ڈر
گئی اور صاف کہا نہیں! اس لڑکے نے پوچھا
کیوں؟ اس نے کہا میں شادی نہیں کرونگی، میری
ماں کا میرے سوا کوئی نہیں ہے- لڑکے کی ماں
نے کہا تو کیا تم کنواری بنے رہوگی کیا؟
عالیہ نے جواب دیا اپنی ماں کے لئے کچھ بھی
کر سکتی ہوں - پھر جب وہ لوگ بات
نہیں مان رہے تھے تو عالیہ کو غصّہ آیا اور
اس نے اس لڑکے کو تھپّڑ مارے - کیوں کی
اس لڑکے نے عالیہ کے ساتھ بدتمیزی کی -
عالیہ نے صاف کہہ دیا نہیں - یہ بات سے
وہ لڑکا کو بہت غصّہ آگیا - اور اس
لڑکے نے جاتے جاتے کہا.... میں تم لوگ
کو نہیں چھوڑونگا - پھر عالیہ یہ بکواس سمجھ
کر بھول گئی تھی - اس کی ماں نے کہا، بیٹی
تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا - عالیہ نے کہا
چھوڑو ماں مجھے وہ لوگ ٹھیک نہیں لگے
اس کی ماں بہت بیمار ہو چکی تھی -

اس کی ماں کا دماگ بچوں جیسا ہو گیا
تھا - عالیہ نے اپنی ماں کی طرح سلنا شورع
کر دیا - تاکی وہ اپنی ماں کا الاج کروا سکے -
ایک سال بیت گئے - اس کی ماں
کا الاج نہیں ہوا تھا - ایک دن جب ماں سب
اُٹھی تب سے کہنے لگی بیٹی اپنا خیال رکھنا اور
سب سمبھال لینا - عالیہ نے کہا... ہاں پر آپ
ایسا کیوں بول رہیں ہیں - عالیہ کو لگا اس
کی ماں کو اسپتال لے جانا چاہئے - اس نے
ماں سے کہا، میں ابھی آتی ہوں - عالیہ باہر
نکلی - عالیہ جب گھر لوٹی تو اسنے اپنی ماں
کو پیٹ میں چاکو بھوکا ہوا پایا یہ دیکھکر
عالیہ بیہوش ہو گئی تھی جب اسے ہوش آیا تو
اسنے دیکھا کی ایک خت میں لکھا تھا کی کہا
تھا نہ میں تمہیں برباد کر دونگا - تب اسے سمجھ
میں آیا کی یہ کام اس لڑکے نے کیا ہے - اس
نے اس کا بدلا اس کی ماں سے لے لیا - عالیہ
ہار نہیں مانی - اس نے نماز پڑھا اور بہت
قرآن بھی پڑھا - اور من ٹھان لیا کی وہ اپنی

ماں کو انصاف دلائیگی - وہ اپنے ماں کی یادوں
میں تھی - اور قرآن نماز کرتے کرتے سو
گئی تب عالم نے سپنا ~~دھکا~~ دیکھا کی ستاروں
نے اس سے کہا - تیری پیاری ماں یہاں خوش ہیں
تبھی عالم کو سمجھ آگیا کی یہ اللہ کا اشارا ہے -
اس دن کے باد سے عالم اکیلے ہی اللہ کے
مود سے جینے لگی - وہ جب اکیلا محسوس
کرتی تھی اسے یاد آتا تھا کی اس کی ماں نے
کہا تھا جسکا کوئی نہیں ہے اسکا خدا ہوتا ہے -